سوال

ئے تو کیا(حکم464) ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لہ ہمارے ہاں ایک کنویں میں (جس کا پانی قریباً آٹھ فٹ گہرا ہے) ایک لڑکی (نو یا دس سال کی) گر کر مر گئی اور قریباً ڈیڑھ گھنٹے کے بعد نکالی گئی۔

-

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

عد!

یہ سوال پہلے بھی اسی کنویں کے متعلق کسی صاحب نے آزاد کشمیر سے ہی بھیجا تھا اور اُسی وقت اس کا جواب لکھ کر بھیج دیا گیا تھا۔ جواب اس کا یہ ہے کہ :

ہ :

عرق الجنب وان المسلم لا ینجس))

''یعنی یہ بات جنبی کے پسینہ کا حکم بیان کرے اور یہ بات بیان کرنے کا ہے کہ مسلمان پلید نہیں ہوتا ،''

پھر اس میں مندرجہ ذیل حدیث لائے ہیں۔

((عن اَبی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقیہ فی بعض طریق المدینۃ وھو جنب فانخنث منہ فذھبت فاغتسلت ثم جاء فقال این کنت یا اباہریرۃ قال کنت جنبا فکرھت ان اجالسک وانا علی غیر طھارۃ قال سبحان اللہ ان المؤمن لا ینجس)) (بخاری مع الفتح الباری ص ۱۹۵ ، جلد ۲)

''یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنبی تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے رستہ میں ملے ، میں چپکے سے نکل گیا اور غسل کرکے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہاں گیا تھا ؟ میں نے عرض کیا : یا حضرت ! میں جنبی تھا ، پس میں نے پلیدی کی حالت میں آپ سے ہم '

ں :

((وَحنطَ ابن عمر رضی اللہ عنہ ابناً لسعید بن زید وحملہ وصلی ولم یتوضا وقال ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما المسلم لا ینجس حیًا ولا میتا وقال سعد لو کان نجساً ما مستہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المومن لا ینجس))

(بخاری مع الفتح الباری ج ۵ ، ص ۶۵۲)

''ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کے بیٹے کو (جو فوت ہو گیا تھا) خوشبو لگائی اور اس کا جنازہ اٹھایا اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان زیدہ اور مردہ کسی حال میں پلید نہیں ہوتا اور سعد بن ابی وقاص نے فرمایا (اگر میت پلید ہوتی تو) میں اس کو ہاتھ بھی نہ لگاتا۔ اور نبی '

-

((باب الدلیل علی ان المسلم لا ینجس مسلم) ج ۱ ، ص ۱۶۲)

''یعنی اس باب میں اس بات کے دلائل ہیں کہ مسلمان پلید نہیں ہوتا''

ہ :

((عن حذیفۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم لقیہ وھو جنب فحاد عنہ فاغتسل ثم جاء فقال کنت جنباً قال ان المسلم لا ینجس))

''یعنی حذیفہ رضی اللہ عنہ آپ کو جنابت کی حالت میں ملے ، پس تنہا ہوئے اور غسل کیا ، پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے اور عرض کیا کہ میں جنبی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : مسلمان پلید نہیں ہوتا۔'' (مسلم شریف ص ۱۶۲ ، جلد ۱)

منتقیٰ میں بھی باب ایسا ہی باندھا ہے۔ فرماتے ہیں۔

((باب فی ان الآدمی المسلم لا ینجس بالموت ولا شعرہ واجزائہ بالانفال))

''یعنی یہ بات اس مسئلہ میں ہے کہ آدمی مسلمان ، موت سے پلید نہیں ہوتا اور اس کے بال اور اعضاء بھی جسم سے علیحدہ ہونے پر پلید نہیں ہوتے۔''

ں :

((قد اسلفنا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینجس وھو وام فی الحی والمیت قال البخاری وقال ابن عباس المسلم لا ینجس حیًا ولا میتاً)) (منتقیٰ مع نیل ص ۵۶ جلد ۱)

''یعنی حدیث المسلم لا ینجس (جو پہلے ذکر ہو چکی ہے) وہ عام ہے زندہ اور مردہ کو شامل ہے ، یعنی مسلمان زندہ اور مردہ پاک ہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے۔ کہ مسلمان زندہ اور مُردہ پلید نہیں ہوتا۔''

ں :

((ھذا الحدیث اصل عظیم فی طھارۃ المسلم حیا ومیتا فاما الحی فطاھر باجماع المسلمین حتی الجنین اذا القتہ امہ وعلیہ رطوبۃ فرجھا قال بعض اصحابنا ھو طاھر باجماع المسلمین قال ولا یجئ فیہ الخلاف المعروف فی نجاسۃ رطوبۃ فرج المرأۃ ولا الخلاف المذکور فی کتب اصحابنا فی نجاسۃ ظاھر بیض الدجاج ونحوہ فان فیہ وجھین بناء علی رط

''یعنی یہ حدیث جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اوپر مذکور ہو چکی ہے ، مسلمان زندہ اور مردہ کے پاک ہونے کی اصل دلیل ہے ، پس مسلمان زندہ کا پاک ہونا تو اجماع مسلمین سے ثابت ہے حتی کہ بچہ ، جب اس کو ماں ڈال دے اور اس پر فرض کی رطوبت لگی ہو ، وہ بھی بقول ہمارے بعض اصحاب کے ، ساتھ اجم

یہ حکم تو زندہ مسلمان کا ہے کہ وہ بالاتفاق پاک ہے لیکن مسلمان فوت شدہ سو اس کے متعلق علماء کا اختلاف ہے : امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس کے متعلق دو قول ہیں مگر صحیح قول ان کا یہی ہے کہ مسلمان فوت شدہ پاک ہے ، اسی لیے تو غسل دیا جاتا ہے۔ (یعنی اگر نجس العین ہوتا تو غسل دینے سے پاک

ہ :

((وحدیث الباب اصل فی طھارۃ المسلم حیاً ومیتا اما الحی فاجماع واما المیت ففیہ خلاف فذھب ابو حنیفۃ ومالک ومن اھل البیت الھادی والقاسم والمؤید باللہ وابو طالب الی نجاستہ وذھب غیرھم الی طھارۃ واستدل صاحب البحر للاولین علی النجاسۃ بنزح زمزم من الحبشی وھذا مع کونہ من فعل ابن عباس کما اخرجہ الدار قطنی

(نیل الاوطار ص ۲۲ جلد ۱)

یعنی حدیث باب کی یعنی حضرت حذیفہ کی حدیث جس کے الفاظ مسلم کے حوالہ سے گذر چکے ہیں ، مسلمان زندہ اور مردہ کے پاک ہونے پر اصل دلیل ہے پس مسلمان زندہ کے پاک ہونے پر تو اجماع ہے اور مردہ کے پاک ہونے میں اختلاف ہے ، امام ابو حنیفہ ، مالک ، اہل بیت سے ہادی قاسم مؤید باللہ ابو طالہ

ہ :

((ان میتکم یموت طاھرا ... الخ))

''یعنی میّت تمہاری بعد از موت پاک ہوتی ہے''

سو تم اس کو غسل دے کر صرف ہاتھ دھو لیا کرو ، یعنی میّت کو غسل کرنے کی ضرورت نہیں ، کیوں کہ میّت پاک ہے اور صحابی کی رائے کو اس کی یا دوسرے صحابی کی مرفوع حدیث پر ترجیح دینا تو بڑی ہی عجیب بات ہے جس کا باعث معلوم نہیں ، یعنی صحابی کی رائے مرفوع پر ترجیح نہیں دینی چاہیے۔)

تنبیہ : . . . جولوگ مُردہ مسلمان کو نجس کہتے ہیں ان کا قول غلط ہے ، فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اوراقوال صحابہ کے مقابلہ میں اس کی کوئی وقعت اوراعتبار نہیں ، نیزان کے قول سے لازم آتا ہے کہ صلحاء امت اوراولیاء اور صحابہ رضی اللہ عنہ اورانبیاء کے اجسام مطہرہ مبارکہ بھی نجس ہوں (نعوذ باللہ من ذلک یہ عقیدہ بالکل باطل اور غلط ہے ۔ میرا وقت بہت قلیل ہے ورنہ میں اس پر بہت سے دلائل جمع کردیتا غیر عاقل مومن کے لیے یہی کافی ہے ۔ ے اگر درخانہ کس ست ، یک بس ست ۔

حاصل یہ کہ مذکروہ بالا چاہ کی طہارت اوراس کے پاک ہونے میں کوئی شبہ نہیں ، کیونکہ لڑکی فوت شدہ زندہ اور مردہ پاک ہے پھر چاہ کس طرح پلید ہوگا ۔

بر ۱۷ ، شمارہ نمبر ۱۷)

(الجواب صحیح : علی محمد سعیدی مہتمم جامعہ سعیدیہ مغربی پاکستان خانیوال)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 17۔18

محدث فتویٰ